مویشی پالنے کے فضائل، ڈیری فارمنگ کی اہمیت اور دعوتِ اسلامی کے رابطہ برائے ایگریکلچر اینڈ لائیو اسٹاک ڈیپارٹمنٹ کے ڈیری سیکٹر کا تعارف اور کام کے طریقہ کار پر مشتمل اہم تحریر

مویشی پالنے کے فضائل و احکام

صفحات: 36

انبیائے کرام نے بھی جانور پالے 06

دودھ کے طبی فوائد 17

دودھ اور قدرتِ الٰہی کی کاریگری 15

ڈیری فارمنگ والوں کیلئے لمحۂ فکریہ 21

رسالہ پڑھنے کی دعا

دینی کتاب یا اِسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دعا پڑھ لیجئے ان شاءاللہ الکریم جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔

(اوّل آخر ایک بار دُرُود شریف پڑھ لیجئے)

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَكَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَكَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

(المستطرف، 1/40، دار الفکر بیروت)

نام کتاب	:	مویشی پالنے کے فضائل واحکام
مؤلف	:	محمد صفدر علی عطاری مدنی
ریسرچ ڈیپارٹمنٹ	:	المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Centre)
پہلی بار	:	شوال المکرم 1447ھ، مارچ 2026ء
ناشر	:	مکتبۃ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی

فہرست

مویشی پالنے کے فضائل واَحکام 1
درود شریف کی فضیلت 1
بکریاں پالنا سنّتِ انبیا ہے 1
بار گاہِ رِسالت میں احتیاط کا مَقام 5
انبیائے کرام نے بھی جانور پالے 6
چند انبیائے کرام کے نام جنھوں نے جانور پالے 7
صحابہ و تابعین کے نام 7
قرآنِ کریم کی روشنی میں جانوروں کے فوائد 8
احادیثِ مبارکہ میں جانور پالنے کے فضائل 9
جانوروں کے مَعاشی فوائد 13
دودھ کی ضرورت واہمیت 14
قرآنِ کریم میں دودھ کا ذِکر 14
دودھ اور قدرتِ الٰہی کی کاریگری 15
خالِص عطا کے بدلے عمل بھی خالِص 16
دودھ کے بارے میں احادیث 16
دودھ کے طبی فوائد 17
کیا ہم دودھ پی رہے ہیں؟ 18
دودھ میں پانی ملا کر بیچنا کیسا؟ 19
بے زبان جانوروں کا احساس کریں 20
ڈیری فارمنگ سے وابستہ افراد کیلئے لمحۂ فکریہ 21
ایگریکلچر اینڈ لائیو سٹاک ڈیپارٹمنٹ 22
نیکی کی دعوت کے فضائل 23
(1)...مدرسۃُ المدینہ بالغان 24
(2)...دینی اجتماعات 25
(3)...شخصیات سے ملاقات 25
(4)...جانوروں کا ریلیف کیمپ 25
(5)...ٹریننگ سیشنز 26
(6)...سیکھنے سکھانے کے حلقے 26
(7)...قافلہ 27
(8)...علاقائی دورہ 27
(9)...اصلاحِ اعمال 27
(10)...ایک دن راہِ خدا میں 28
(11)...شرعی رہنمائی 28
ڈیری فارمنگ کے متعلق مختلف سوال جواب 29
مدنی مذاکروں سے ماخوذ مدنی پھول 35

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

مویشی پالنے کے فضائل واحکام

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم: جب کوئی بندہ مجھ پر دُرود شریف پڑھتا ہے تو فرشتہ اس کے دُرُود شریف کو لے کر اُوپر جاتا ہے اور اللہ پاک کی بارگاہ میں پہنچاتا ہے تو اللہ پاک فرماتا ہے: اس دُرُود کو میرے بندے کی قبر پر لے جاؤ! یہ دُرُود اپنے پڑھنے والے کے لئے اِستغفار کرتا رہے گا اور اس (خاص بندے) کی آنکھیں اسے دیکھ کر ٹھنڈی ہوتی رہیں گی۔[1]

فَرحتِ جانِ مومن پہ بے حد دُرود | غَیظِ قَلبِ ضَلالَت پہ لاکھوں سلام [2]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِیْب! ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

بکریاں پالنا سنّتِ انبیا ہے

جب حضرت موسیٰ علیہ السّلام (مِصر سے) مَدیَن تشریف لائے تو آپ نے شہر کے کنارے ایک کنوئیں پر لوگوں کے ایک گروہ (Group) کو دیکھا کہ وہ اپنے جانوروں کو پانی پِلا رہے تھے اور ایک طرف دو عزّت والی عورتیں کھڑی تھیں، جو اپنی بکریوں کو پانی سے روک رہی تھیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے ان سے فرمایا: تم دونوں اپنے جانوروں کو پانی کیوں نہیں پلاتیں؟ انہوں نے کہا: جب تک سب چرواہے اپنے جانوروں کو پانی پلا کر واپس نہیں لے جاتے تب تک ہم پانی نہیں پلاتیں کیونکہ نہ ہم مَردوں کی بِھیڑ میں جاسکتی ہیں نہ پانی کھینچ

(1)...مسند الفردوس، 4/10، حدیث: 6026، دار الکتب العلمیہ، بیروت
(2)...حدائقِ بخشش، ص298، مکتبۃُ المدینہ

سکتی ہیں اور ہمارے باپ بہت بوڑھے ہیں، اس لئے جانوروں کو پانی پلانے کی ضرورت ہمیں پیش آئی۔ ان کی باتیں سن کر حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو رحم آیا اور آپ نے اُن خواتین کے جانوروں کو پانی پلا دیا۔ اُس وقت دھوپ اور گرمی کی شدت تھی اور آپ علیہ السّلام نے کئی روز سے کھانا نہیں کھایا تھا، اِس لئے جانوروں کو پانی پلانے کے بعد آپ آرام کرنے کے لئے ایک درخت کے سائے میں بیٹھ گئے اور اللہ کریم کی بارگاہ میں عرض کی: ”اے میرے رب! میں اُس کھانے کی طرف محتاج ہوں، جو تُو میرے لیے اتارے۔“

جب وہ دونوں صاحِب زادیاں اُس دن بہت جلد اپنے مکان پر واپس تشریف لے آئیں تو ان کے والدِ ماجِد حضرت شُعیب علیہ السّلام نے جلد واپس آنے کی وجہ پوچھی۔ انہوں نے تمام واقعہ اپنے والد کو بتایا، اس پر حضرت شُعیب علیہ السّلام نے ایک بیٹی سے فرمایا کہ جاؤ اور اُس نیک مرد کو میرے پاس بُلا لاؤ۔ چنانچہ وہ صاحِب زادی اپنا چہرہ آستین سے ڈَھکے، جسم چُھپائے، شرم سے چلتی ہوئی آئی اور حضرت موسیٰ علیہ السّلام سے کہا: میرے والد آپ کو بُلا رہے ہیں تاکہ آپ کو جانوروں کو پانی پلانے کی مزدوری دیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام اُجرت لینے پر تو راضی نہ ہوئے لیکن حضرت شُعیب علیہ السّلام کی زیارت اور اُن سے ملاقات کے ارادے سے چلے اور ان صاحِب زادی صاحِبہ سے فرمایا کہ آپ میرے پیچھے رہ کر رَستہ بتاتی جائیے۔ یہ آپ نے پردے کے اہتمام کے لئے فرمایا تھا۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السّلام حضرت شعیب علیہ السّلام کے پاس پہنچے تو کھانا حاضر تھا، انہوں نے فرمایا: بیٹھئے کھانا کھائیے۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے ان کی یہ بات منظور نہ کی اور فرمایا: میں اللہ کریم کی پناہ چاہتا ہوں۔ حضرت شعیب علیہ السّلام نے فرمایا: کھانا نہ کھانے کی کیا وجہ ہے، کیا آپ کو بھوک نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا: مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ یہ کھانا میرے اُس کام کا بدلہ نہ ہو

جائے جو میں نے آپ کے جانوروں کو پانی پلا کر کیا ہے، کیونکہ ہم وہ لوگ ہیں کہ نیک عمل پر عِوَض لینا قبول نہیں کرتے۔ حضرت شعیب علیہ السّلام نے فرمایا: اے جوان! یہ کھانا آپ کے عمل کے عِوَض نہیں بلکہ میری اور میرے آباؤ اَجداد کی عادت ہے کہ ہم مہمان نوازی کیا کرتے ہیں۔ یہ سُن کر حضرت موسیٰ علیہ السّلام بیٹھ گئے اور آپ نے کھانا کھالیا۔ جب آپ کھاناوغیرہ کھاچکے اور گفتگو بھی کرلی تو حضرت شُعیب علیہ السّلام کی ایک بیٹی نے عرض کی: اباجان! آپ انہیں اُجرت پر ملازم رکھ لیں تاکہ یہ ہماری بکریاں چَرایا کریں اور یہ کام ہمیں نہ کرنا پڑے، بے شک اچھاملازِم وہی ہوتا ہے جو طاقت ور بھی ہو اور امانت دار بھی۔ اس پر حضرت شعیب علیہ السّلام نے اپنی صاحِب زادی سے پوچھا کہ تمہیں ان کی قوّت اور امانت کا کیسے علم ہوا؟ صاحب زادی نے عرض کی: قوّت تو اس سے ظاہر ہے کہ انہوں نے خود اکیلے کنوئیں کے اوپر سے پتھر اُٹھالیا اور امانت اس سے ظاہر ہے کہ انہوں نے ہمیں دیکھ کر سر جُھکا لیا اور نَظَر نہ اٹھائی حالانکہ ہم اکیلی اور کمزور تھیں۔ یہ سُن کر حضرت شعیب علیہ السّلام نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام سے فرمایا: میں چاہتاہوں کہ اپنی دونوں بیٹیوں میں سے ایک کے ساتھ اس مَہر پر تمہارا نکاح کردوں کہ تم آٹھ سال تک میری مُلازمت کرو، پھر اگر تم دس سال پورے کردو تو یہ اضافہ تمہاری طرف سے مہربانی ہوگی، تم پر واجب نہ ہوگا اور میں تم پر کوئی اِضافی مَشقّت نہیں ڈالناچاہتا۔ اِنْ شَاءَاللہ عنقریب تم مجھے نیکوں میں سے پاؤ گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے کہا: میرے اور آپ کے درمیان یہ بات طے ہوگئی البتّہ جب میں 8 یا 10 سال دونوں میں سے ملازمت کی جو مدّت پوری کردوں تو اس سے زیادہ مدت تک ملازمت کرنے کا مجھ سے کوئی مطالبہ نہ ہوگا اور ہمارے اس مُعاہدے پر اللہ کریم نگہبان ہے۔

جب بات مکمل ہوگئی تو حضرت شعیب علیہ السّلام نے آپ کو حضرت آدم علیہ السّلام کا

وہ عصا دیا، جو آپ جنّت سے لائے تھے اور انبیائے کِرام علیہم السّلام اس کے وارِث ہوتے چلے آئے تھے، یہاں تک کہ وہ شعیب علیہ السّلام کے پاس پہنچا تھا۔ فرمایا: اس سے بکریوں کی نگہبانی (دیکھ بھال) کریں اور دَرِندوں کو دور کریں۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے مُلازمت کی مُدّت پوری کی اور آپ نے دس سال کی مُدّت پوری فرمائی تھی۔ اس کے بعد آپ نے حضرت شعیب علیہ السّلام سے واپس مِصر جانے کی اجازت چاہی تو انہوں نے آپ کو بکریوں کا ریوڑ دیا اور اجازت بھی عطا فرمائی، چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام اپنی زوجہ اور بکریوں کے ریوڑ کو لے کر مِصر کی طرف چلے گئے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! قرآنِ مجید میں سورۂ قَصَص کی آیت 22 تا 28 میں بیان کئے گئے اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بکریاں پالنا انبیائے کِرام علیہم السّلام کا طریقہ رہا ہے، یہاں تک کہ اللہ پاک کے پیارے اور آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے بھی بکریاں، گھوڑے اور اونٹنیاں پالی ہیں بلکہ آپ نے بکریاں چَرائی بھی ہیں۔ جیسا کہ حضرت جابِر رضی اللہُ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم مکّی مَدَنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ مَرُّ الظَّھرَان کے مقام پر پِیلُو[2] چُن رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: کالے پِیلُو چُنو یہ زیادہ اچھے ہیں۔ حضرت جابِر رضی اللہُ عنہ نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کیا آپ نے بھی بکریاں چَرائی ہیں؟ فرمایا: جی ہاں اور ہر نبی نے بکریاں چَرائی ہیں۔[3]

---

(1)... تفسیر روح المعانی، پ20، القصص، تحت الآیۃ: 22-28، 10 / 359 ملتقطاً، دار احیاء التراث العربی، بیروت

(2)... ایک درخت کا نام جس کی پتلی شاخوں اور جڑ کی مسواک نیز دانت کا برش بھی بناتے ہیں، اس کا ریشہ بہت مضبوط ہوتا ہے، اور پھل کھاتے بھی ہیں۔ (اردو لغت، 4/586، ترقی اردو بورڈ، کراچی)

(3)... بخاری، کتاب الاطعمۃ، باب: الکباث، وھو ثمر الاراک، ص1393، حدیث: 5453، دار المعرفہ، بیروت

www.dawateislami.net

علامہ بدرُ الدّین عَینی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اس میں حِکمت یہ ہے کہ انبیائے کرام علیہم السّلام عاجزی کو اپنائیں، خَلْوَت میں اِن کے دل کی صفائی ہو اور بکریوں کا انتظام کرنے میں اِنہیں اُمّت کا انتظام، اُن کی مَصلَحت (بہتری، بھلائی) اور اُن پر شفقت کرنے کی مَشق ہو اور بکریوں کو روکنے ٹوکنے میں انہیں اُمّت کو ہدایت دینے کی مَشق ہو۔[1]

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ اِسی مَفہوم کی حدیثِ مُبارکہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: بکریاں چَرانے سے طبیعت میں حِلم وبُردباری، محنت کا شوق، مُلکی انتظام کی قابلیت اور رِعایا پَروَری پیدا ہوتی ہے کہ بکریاں ہر وقت مُحافِظ کی حاجت مند ہوتی ہیں اور اِن میں انتظام نہیں ہوتا، ہر ایک جدھر منہ اُٹھا چل دیتی ہے، جو اِنہیں سنبھال لے گا، وہ اِن شاءَاللہُ الکریم رعایا کو بھی سنبھال لے گا، تبلیغ خوب کرسکے گا۔[2]

بارگاہِ رِسالت میں احتیاط کا مَقام

پیارے اسلامی بھائیو! یہاں ایک بات ذہن نشین رہے کہ اگرچہ تمام انبیا کی طرح ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے بھی بکریاں چَرائی ہیں لیکن جب بھی اس موضوع پر بات کی جائے تو لفظوں کے انتخاب میں خوب اِحتیاط کی جائے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سُنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ فرماتے ہیں: اگرچہ سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے بکریوں کو اپنے دِیدار کا خوب موقع عِنایت فرمایا اور اپنا بہت قُرب بخشا جیسے یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ بکریاں چَرائیں لیکن جو لفظ لوگ بکریاں چَرانے والے کے لیے اِستعمال کرتے ہیں وہ لفظ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے لیے اِستعمال کرنا حرام ہے یعنی اگر عام آدمی بکریاں چَرائے گا تو اسے "چَرواہا" کہا جائے

(1)... عمدۃ القاری، کتاب الاطعمۃ، باب: الکباث، وھو ثمر الاراک، 14/451، تحت الحدیث: 5453، دار الفکر، بیروت

(2)... مرآۃ المناجیح، 4/334، نعیمی کتب خانہ، گجرات

گا لیکن یہ لفظ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے شایانِ شان نہیں ہے۔ صحابۂ کِرام رضی اللہُ عنہم سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے عرض کرتے تھے: ”رَاعِنَا“یعنی ہماری رعایت فرمائیے۔ اُس وقت جو یہود تھے وہ توہین کی نیت سے ”رَاعِیْنَا“ کہتے تھے یعنی آخر میں ”ن“ سے پہلے ”ی“ لگا دیتے تھے جس کے معنٰی ہیں ”اے ہمارے چرواہے“ یہود مَعاذَ اللہ مذاق اُڑانے کے لیے اِس طرح کہتے تھے تو اللہ پاک کو یہ ناپسند ہوا، اور قرآنِ کریم کی یہ آیت اُتری:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا وَ اسْمَعُوْاؕ (پ1، البقرۃ:104)	ترجَمۂ کنزُ العِرفان: اے ایمان والو! رَاعِنَا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سنو۔

دیکھئے! صحابۂ کِرام رضی اللہُ عنہم سے اِس بات کا تصوّر بھی نہ تھا کہ وہ نَعُوْذُ بِاللہ ”رَاعِیْنَا“ کہتے ہوں، مگر پھر بھی انہیں ”رَاعِنَا“ کہنے سے منع کر دیا گیا اور فرمایا گیا کہ اس کی جگہ ”اُنْظُرْنَا“یعنی ”ہم پر نظر فرمائیے“ کہو[1]۔[2]

انبیائے کِرام نے بھی جانور پالے

پیارے اسلامی بھائیو! دودھ حاصل کرنے کے لئے گائے، بھینس، بھیڑ، بکری اور اونٹ پالنے کو”ڈیری فارمنگ(Dairy Farming)“ کہا جاتا ہے، اگرچہ یہ ایک جدید اِصطلاح ہے، اس میں جانور پالنے کے قدیم اور روایتی طریقوں سے ہٹ کر جدید دور کے تقاضوں کے مطابق جانوروں کی دیکھ بھال کا ایک نِظام ہوتا ہے مگر بُنیادی طور پر یہ جانور پالنے اور دودھ حاصل کرنے کا وہی کام ہے جو انبیائے کرام علیہمُ السّلام اور اللہ والوں سے ثابت ہے۔

(1)... فتاویٰ امجدیہ، 4/258-260 ملخصاً، مکتبہ رضویہ، کراچی

(2)... ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، نامِ محمد کی برکتیں (قسط:83)، ص7، مکتبۃ المدینہ، کراچی

www.dawateislami.net

آیئے چند ایسی مقدس ہستیوں کے بارے میں پڑھتے ہیں، جنہوں نے جانور پالے تھے۔

انبیائے کرام علیہم السّلام:

﴿1﴾ حضرت یعقوب علیہ السّلام اور ان کی اولاد بکریاں چَراتے تھے اور بکریاں پال کر اُن کو بیچا کرتے تھے۔[1] ﴿2﴾ حضرت یُوسُف علیہ السّلام سترہ سال کے تھے تو اپنے بھائیوں کے ساتھ بھیڑ بکریاں چَراتے تھے۔[2] ﴿3﴾ حضرت اَیُّوب علیہ السّلام کے پاس ہزارہا اونٹ، ہزارہا بکریاں اور دیگر جانور تھے۔[3] ﴿4﴾ حضرت شعیب علیہ السّلام جانور پالتے اور ان کے دودھ سے روزی حاصِل کرتے تھے چنانچہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت شعیب علیہ السّلام بکریاں چَرایا کرتے تھے۔[4] ﴿5﴾ حضرت ابراہیم علیہ السّلام حَلَب اور ”بیتِ لاہا“ پہاڑ کے درمیان اپنی بکریاں چَرایا کرتے تھے۔[5] ﴿6﴾ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پاس دودھ دینے والی 10 بکریاں تھیں۔[6]

صحابہ و تابعین علیہم الرّضوان:

﴿1﴾ حضرت صِدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا ذریعۂ مَعاش تجارت تھا مگر آپ نے بکریاں بھی پال رکھی تھیں جنہیں آپ کے غلام حضرت عامر بن فُہَیرہ رضی اللہ عنہ چَراتے تھے۔

---

(1)... تاریخ مختصر الدول، الدولۃ الاولی، یعقوب بن اسحاق ص 25، دار الرائد اللبنانی الحازمیہ، لبنان۔ نظم الدرر فی تناسب الآیات والسور، پ 12، یوسف، تحت الآیۃ: 21، 4/25، دار الکتب العلمیہ، بیروت۔ جنتی زیور، ص 547، مکتبۃ المدینہ، کراچی

(2)... نظم الدرر فی تناسب الآیات والسور، پ 12، یوسف، تحت الآیۃ: 21، 4/25

(3)... قصص الانبیاء لابن کثیر، قصۃ ایوب علیہ السلام، ص 361، دار التالیف، القاہرۃ

(4)... تفسیر در منثور، پ 1، البقرۃ، تحت الآیۃ: 36، 1/139، دار الفکر، بیروت

(5)... بغیۃ الطلب فی تاریخ حلب، باب فی ذکر الجبال المذکورۃ بحلب... ذکر جبل سمعان، 1/420، دار الفکر، بیروت

(6)... سبل الہدی والرشاد، جماع ابواب دوابہ، الباب السادس فی شیاہہ ومنائحہ، 7/412، دار الکتب العلمیہ، بیروت

چنانچہ ہجرت کے دوران جب نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور صِدّیقِ اکبر رضی اللہُ عنہ نے غارِ ثَور میں تین راتیں گزاریں تو حضرت عامر بن فُہَیرہ رضی اللہُ عنہ پہاڑ کے آس پاس دن بھر بکریاں چَراتے رہتے، اور رات کو غار میں دودھ لے کر پہنچ جاتے تھے۔[1] ﴿2﴾ صحابیِ رسول حضرتِ عَمْرو بن عَبَسَہ رضی اللہُ عنہ اپنے جانوروں کو چَرانے کے لئے جایا کرتے تھے۔[2] ﴿3﴾ جلیلُ القَدر (یعنی بڑے مرتبے والے) تابِعی[3] حضرت عَلقَمہ بن قَیس رحمۃُ اللہِ علیہ علمِ حدیث وفقہ کے ماہر اور حضرت ابنِ مسعود رضی اللہُ عنہ کے قابل شاگردوں میں سے تھے، لوگوں کو قرآن وحدیث کی تعلیم دیتے تھے۔ اتنا مقام ومرتبہ ہونے کے باوجود آپ نے اپنے گھر میں بکریاں رکھی ہوئی تھیں اور جب گھر میں ہوتے تو بکریوں کے چارے وغیرہ کا بندوبست خود ہی کرتے اور جب بکریاں ایک دوسرے کو سینگ مارتیں تو لاٹھی وغیرہ کے ذریعے انہیں ایک دوسرے سے جُدا کر دیتے۔[4] ﴿4﴾ حضرت حسّان بن عَطِیّہ رحمۃُ اللہِ علیہ جَلیلُ القدر تابعی اور پرہیزگار تھے، آپ نے بکریاں رکھی ہوئی تھیں جن کو چَرانے لے جایا کرتے تھے۔[5] اِن کے علاوہ بھی ایسے بہت سے بزرگانِ دِین ہیں جو دِینِ متین کی خدمت کے ساتھ ساتھ حُصولِ رزق کے لئے جانور بھی پالتے رہے۔

قرآنِ کریم کی روشنی میں جانوروں کے فوائد

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک نے انسان کو پیدا فرما کر اسے "اَشرَفُ المخلوقات" کا

(1)...بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب ہجرۃ النبی واصحابہ الی المدینۃ، ص982، حدیث:3905 ملخصاً

(2)...الاصابہ، رقم:5918-عمرو بن عبسۃ، 4/541، المکتبۃ التوفیقیہ، مصر

(3)...تابعی اس مُبارک ہستی کو کہتے ہیں جسے ایمان کی حالت میں کسی صحابی سے ملاقات کا شرف ملا اور ایمان کی حالت میں ہی اس دنیا سے رخصت ہوئے ہوں۔ (قواعد الفقہ، التاء، ص217، مطبوعہ کراچی)

(4)...تاریخ ابن عساکر، رقم:4754، علقمۃ بن قیس، 41/182، دار الفکر، بیروت

(5)...حلیۃ الاولیاء، حسان بن عطیۃ، 6/72، رقم:7828 ملخصاً، دار الکتب العلمیہ، بیروت

اِعزاز بخشا، اس کے فائدے کے لئے زمین پر ڈھیروں چیزیں پیدا فرمائیں اور جانوروں کو اس کا تابع (فرمانبردار) کر دیا تاکہ یہ ان سے فائدہ اٹھائے اور اپنے پرورِدگار کا شکر ادا کرے۔ قرآنِ کریم میں اسی نعمت کا ذِکر کرتے ہوئے اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَ الْاَنْعَامَ خَلَقَهَاۚ لَكُمْ فِیْهَا دِفْءٌ وَّ مَنَافِعُ وَ مِنْهَا تَاْكُلُوْنَ۪(۵) وَ لَكُمْ فِیْهَا جَمَالٌ حِیْنَ تُرِیْحُوْنَ وَ حِیْنَ تَسْرَحُوْنَ۪(۶) وَ تَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِیْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِؕ اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌۙ(۷) (پ14، النحل:5-7)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور اس نے جانور پیدا کئے، ان میں تمہارے لیے گرم لباس اور بہت سے فائدے ہیں اور ان سے تم (غذا بھی) کھاتے ہو۔ اور تمہارے لئے ان میں زینت ہے جب تم انہیں شام کو واپس لاتے ہو اور جب چَرنے کیلئے چھوڑتے ہو۔ اور وہ جانور تمہارے بوجھ اُٹھا کر ایسے شہر تک لے جاتے ہیں جہاں تم اپنی جان کو مشقت میں ڈالے بغیر نہیں پہنچ سکتے، بیشک تمہارا رب نہایت مہربان رحم والا ہے۔

احادیثِ مبارکہ میں جانور پالنے کے فضائل و فوائد

احادیثِ مبارکہ میں بھی جانور پالنے کے متعدّد فضائل و بَرَکات بیان کئے گئے ہیں، آیئے ان میں سے چند فرامینِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مُلاحظہ کیجئے:

﴿1﴾ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں بہترین آدمی کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ شخص جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی لگام تھامے رہے۔ کیا تمہیں اس کے بعد بہتر کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ شخص جو اپنی بکریوں میں رہے، ان میں سے اللہ پاک کا حق ادا کرتا رہے۔[1]

---

(1)...ترمذی، کتاب فضائل الجہاد، باب ماجاء ای الناس خیر، ص419، حدیث:1652، دارالکتب العلمیہ، بیروت

شرحِ حدیث: عرب میں جانوروں والے لوگ جنگل میں اپنے گھر بنا لیتے تھے (اور) وہاں ہی جانوروں میں رہتے تھے، ان کی حفاظت بھی کرتے تھے اور اپنا گزارہ بھی۔ انہیں اس لیے افضل فرمایا گیا کہ یہ بستی کے اکثر فتنوں سے محفوظ رہتے ہیں، لوگوں سے اِختِلاط (میل جول) بہت سے گناہوں کا سبب ہے۔[1]

﴿2﴾ بکریاں اپنے مالکوں کے لئے باعثِ بَرَکت ہیں، اونٹ اپنے مالکوں کے لئے باعثِ عزّت ہیں اور گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک کے لئے بھلائی رکھی گئی ہے۔[2]

شرحِ حدیث: بکریاں مال کی بَڑھوتری اور بھلائی میں اضافہ ہیں اور ان کے مَنافِع ظاہر ہیں، جن کو شُمار نہیں کیا جا سکتا۔[3]

﴿3﴾ عنقریب وہ زمانہ آئے گا کہ مسلمان کا بہترین مال بکریاں ہوں گی، جن کے پیچھے پیچھے وہ پہاڑوں کی چوٹیوں اور بارش کے مقامات پر بھاگتا ہوا چلا جائے گا تاکہ وہ اپنے دِین کو فتنوں سے بچالے۔[4]

شرحِ حدیث: یعنی میرے بعد عنقریب میری اُمّت میں بہت سے فتنے پیدا ہو جائیں گے۔ اُس وقت مسلمان کا بہترین مال بکریاں ہوں گی کہ مسلمان ان کو اپنے ساتھ لے کر اپنے دین کو فتنوں سے بچانے کے لیے پہاڑوں کی چوٹیوں پر جاکر گوشہ نشین ہو جائے گا۔ بکریوں کا دودھ پیتا رہے گا اور خدا کی عبادت کرتا رہے گا۔ اس زمانے میں روپیہ پیسہ مومن کا بہترین مال نہیں رہے گا۔ کیونکہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر روپیہ پیسہ کچھ کام نہیں آئے گا اور شہروں

---

(1)...مرآۃ المناجیح، 3/123

(2)...مسند بزار، مسند حذیفۃ بن الیمان، 7/345، حدیث: 2942، مکتبۃ العلوم والحکم، المدینۃ المنورۃ

(3)...فیض القدیر، 4/545، تحت الحدیث: 5814، دار الکتب العلمیہ، بیروت

(4)...بخاری، کتاب بدء الایمان، باب من الدین الفرار من الفتن، ص 75، حدیث: 19

www.dawateislami.net

میں جہاں روپیوں پیسوں سے کام چلتا ہے اس قدر فتنے ہوں گے کہ ایک مومن کے لئے آبادیوں میں اپنے دین کو فتنوں سے بچانا بہت دشوار ہوجائے گا۔اس حدیث میں خاص طور پر پہاڑوں کی چوٹیوں پر مومن کے جانے کا ذکر اس لیے فرمایا کہ ایسے مقامات عموماً فتنہ وفساد سے محفوظ رہتے ہیں اور مویشیوں میں سے خصوصیت کے ساتھ بکریوں کا تذکرہ اس لیے فرمایا کہ اونٹوں، گایوں، بھینسوں کی نسبت بکریوں کو لے کر پہاڑ کی چوٹیوں پر جانا اور وہاں ان کی نگہداشت بہت آسان ہے کیونکہ بکری بہت ہی مسکین صِفَت جانور ہے۔اس میں سرکشی و اِیذا رَسانی کی صِفَت نہیں ہے۔اس کا دودھ بھی بے ضَرَر ہے اور یہ بہت ہی بابرکت جانور بھی ہے۔[1]

﴿4﴾ بکری کی عزّت کرو اور اس سے مٹّی صاف کرو کہ وہ جنّتی جانور ہے۔[2]

شرحِ حدیث: یعنی یہ جانور جنّت سے آیا ہے یا قیامت کے بعد جنّت میں داخل کیا جائے گا یا یہ اُس جانور کی طرح ہے، جو جنّت میں ہے، اس صورت میں تشبیہ سے مقصود عزّت میں اضافہ کرنا ہے۔[3]

﴿5﴾ بکری انبیائے کِرام علیہم السّلام کا مال ہے۔[4]

﴿6﴾ گھر میں ایک بکری ہونا، ایک برکت، دو بکریاں ہونا دو برکتیں اور تین بکریاں ہونا بے شمار برکتیں ہیں۔[5]

شرحِ حدیث: اس سے مراد یہ ہے کہ گھر میں بکریاں جتنی زیادہ ہوں گی، برکت بھی اتنی

---

(1)...منتخب احادیث، ص 152 بتغیرٍ، مکتبۃ المدینہ، کراچی

(2)...مسند بزار، مسند ابی ہریرۃ، 15/280، حدیث: 8771

(3)...فیض القدیر، 2/91، تحت الحدیث: 1421 ملخصًا

(4)...مسند الفردوس، 3/111، حدیث: 4308

(5)...الادب المفرد، باب ان الغنم برکۃ، ص 174، حدیث: 573، دار الکتب العلمیہ، بیروت

www.dawateislami.net

زیادہ ہوگی۔[1]

﴾7﴿ بکریوں میں برکت ہے اور اونٹوں میں خوبصورتی ہے۔[2]

﴾8﴿ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حضرت اُمِّ ہانی رضی اللہُ عنہا سے فرمایا: اے اُمِّ ہانی! بکری رکھو کہ وہ بھلائی کے ساتھ شام کرتی اور بھلائی کے ساتھ صبح کرتی ہے۔[3]

﴾9﴿ اُون کا لباس پہننا، مسلمان فُقَرا کی صُحبت اختیار کرنا، گدھے پر سواری کرنا، بکری یا اونٹ کی ٹانگیں باندھنا تکبُّر سے بچاتا ہے۔[4]

شرحِ حدیث: یعنی جو ان کاموں کو کرے گا، اس میں غرور و تکبُّر نہیں ہوگا، کیونکہ یہ اس کے غرور و تکبُّر سے پاک ہونے کی نشانیاں ہیں۔[5]

﴾10﴿ گھر میں بکری کا ہونا مُحتاجی کے 70 دروازے بند کردیتا ہے۔[6]

﴾11﴿ جس گھر میں دودھ دینے والی بکری ہو، محتاجی اس سے چالیس فَرسَخ[7] دور ہو جاتی ہے۔[8]

﴾12﴿ گائے کا دودھ استعمال کرو کیونکہ یہ ہر درخت سے غذا حاصل کرتی ہے اور اس

---

(1)... فیض القدیر، 4/224، تحت الحدیث: 4921 ملخصًا

(2)... مسند الفردوس، 2/32، حدیث: 2197

(3)... مصنف عبد الرزاق، کتاب الجامع، باب الزرع، 10/376، حدیث: 21174، دار الکتب العلمیہ، بیروت

(4)... شعب الایمان، باب فی الملابس والاوانی، 5/153، حدیث: 6161، دار الکتب العلمیہ، بیروت

(5)... التنویر شرح جامع الصغیر، 4/539، تحت الحدیث: 3116

(6)... مسند الفردوس، 2/364، حدیث: 3625

(7)... ایک فرسخ 3 میل کے برابر ہوتا ہے، (اردو لغت، 13/892) یوں 40 فرسخ کا فاصلہ 120 میل ہوا۔

(8)... موسوعۃ ابن ابی دنیا، کتاب اصلاح المال، 7/446، حدیث: 183، المکتبۃ العصریہ، بیروت

میں ہر بیماری سے شِفا ہے۔[1]

﴾13﴿ ایک شخص نے حضرت علیُّ المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں کمزور حافظے (یادداشت کی کمی) کی شکایت کی تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: گائے کا دودھ پیا کرو، کیونکہ اس سے دل بہادر اور نِسیان (بھولنے کا مرض) دور ہوتا ہے۔[2]

جانوروں کے مَعاشی (Economic) فوائد

جانور پالنا نہ صرف دینی لحاظ سے خیر وبرکت کا باعث ہے بلکہ اس کے بے شمار دُنیوی فائدے بھی ہیں۔ جانوروں سے حاصل ہونے والی مختلف چیزوں مثلاً دودھ، گوشت وغیرہ سے جانور پالنے والے افراد کو معاشی فوائد ملتے ہیں نیز اس کے ذریعے ملکی معیشت پر بھی اچھے اَثرات مُرتّب ہوتے ہیں۔ آیئے جانوروں کے معاشی فوائد پر ایک نظر ڈالتے ہیں:

1...جانوروں کی نَشو ونُما کرکے گوشت حاصل کیا جاتا ہے۔

2...دودھ کی مصنوعات مثلاً دہی، پنیر، مکھن وغیرہ حاصل ہوتی ہیں۔

3... بکری اور بھیڑ سے بال اور اُون حاصل ہوتے ہیں۔

4...جانوروں کی کھال سے پہننے کی مصنوعات بنائی جاتی ہیں۔

5...ہڈی، کُھر اور سینگوں سے بھی کئی مصنوعات تیار ہوتی ہیں۔

6...جانوروں کا گوبر (Dung) کھیتوں میں قدرتی کھاد کے طور پر استعمال ہوتا ہے نیز گوبر چولہے میں جَلانے کا کام بھی دیتا ہے۔

7...جانوروں کے ذریعے ٹرانسپورٹ کا کام لیا جاتا ہے، اس کے علاوہ کھیتوں میں ہَل چلانے اور

(1)... مستدرک، کتاب الطب، باب علیکم بالبان البقر، 5/575، حدیث:8274، دار المعرفہ، بیروت

(2)...الجامع لاخلاق الراوی، الماکل المستحب... الخ، ص458، رقم:1789، دار ابن جوزی، بیروت

مال برداری وغیرہ کیلئے بھی مال مویشی کو زمانۂ قدیم سے اب تک استعمال کیا جاتا رہا ہے۔

دودھ کی ضرورت و اہمیت

پیارے اسلامی بھائیو! جانور پالنے کے کثیر فوائد میں سے ایک بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس سے دودھ جیسی نعمت حاصل ہوتی ہے۔ دودھ انسان کے لئے بہترین غذا ہے کیونکہ اس میں گوشت، خون اور ہڈی پیدا کرنے کے تمام اَجزاء توازُن کے ساتھ موجود ہیں۔ زمانۂ قدیم سے انسان جانور پالتے اور ان سے دودھ حاصل کرتے آرہے ہیں۔ دودھ کے حصول کے لئے جانور پالنے کو ڈیری فارمنگ کہا جاتا ہے، کھیتی باڑی کی طرح ڈیری فارمنگ بھی انسان کی غذائی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے نہایت اہمیت کی حامل ہے۔ پاکستان دودھ کی پیداوار کے لحاظ سے دنیا کا تیسرا بڑا ملک ہے، قومی اقتصادی سروے (Pakistan Economic Survey) کی رپورٹ کے مطابق سال 2023-24ء میں ملک میں دودھ کی پیداوار 70,071,000 (سات کروڑ اکہتر ہزار) (70.071 Million) ٹَن رہی۔[1] اِس وقت پاکستان سمیت دنیا بھر میں دودھ کی کھپت میں اضافہ ہورہا ہے اگر پاکستان میں دودھ کی پیداوار اور ڈیری فارمنگ پر مزید توجّہ دی جائے تو اس سے نہ صرف ملکی سطح پر دودھ کی ضرورت کو پورا کیا جاسکتا ہے بلکہ دودھ اور ڈیری مصنوعات کو برآمد (Export) کرکے زَرِمُبادَلہ میں بھی اضافہ کیا جاسکتا ہے۔

قرآنِ کریم میں دودھ کا ذِکر

دودھ اللہ پاک کی قدرت کا ایک بہت بڑا نمونہ ہے، دودھ سے متعلق اپنی قدرتِ کاملہ کی کاریگری بیان کرتے ہوئے اللہ ربُّ العالمین ارشاد فرماتا ہے:

(1)...https://www.finance.gov.pk/survey/chapter_24/2_agriculture.pdf [Page#27]

وَ اِنَّ لَكُمْ فِی الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةًؕ نُسْقِیْكُمْ مِّمَّا فِیْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَیْنِ فَرْثٍ وَّ دَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآىٕغًا لِّلشّٰرِبِیْنَ(۶۶)

(پ14، النحل:66)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور بیشک تمہارے لیے مویشیوں میں غوروفکر کی باتیں ہیں (وہ یہ کہ) ہم تمہیں ان کے پیٹوں سے گوبر اور خون کے درمیان سے خالص دودھ (نکال کر) پلاتے ہیں جو پینے والے کے گلے سے آسانی سے اترنے والا ہے۔

قرآنِ کریم میں بیان کئے گئے دودھ بننے کے اس عجیب و غریب اور دلچسپ عمل کا جب ہم سائنسی تحقیق (Scientific Research) کی روشنی میں جائزہ لیتے ہیں تو عقل حیرت میں ڈوب جاتی ہے کہ سبحان اللہ! قدرت کا کیسا خوبصورت نظام ہے۔

دودھ اور قدرتِ الٰہی کی کاریگری

سائنسی تحقیق (Scientific Research) کے مطابق جانور جو غذا کھاتے ہیں اس سے ان کے جسم کو ضرورت کے مطابق پروٹین، وٹامنز، کیلشیم اور فاسفورس وغیرہ حاصل ہوتے ہیں، یہ وہ چیزیں ہیں جو جسم کے لیے انتہائی ضروری ہیں اور ان میں سے کسی بھی چیز کی کمی نقصان دہ ہوتی ہے۔ جب جانور غذا کھاتے ہیں تو اس میں سے کچھ حصہ ان کے منہ میں اور کچھ ان کے پیٹ میں جا کر ہضم (Digest) ہو جاتا ہے اور اس کا اکثر حصہ چھوٹی آنت کے ذریعے ہضم ہوتا ہے۔ آنتوں میں موجود کیپلرِیز (خون کی باریک شریانیں) انہیں جذب کر کے خون میں شامل کر دیتی ہیں اور پھر یہ خون کے ذریعے مَیمرِی غُدود (Mammary Glands) میں جا پہنچتا ہے، اس کے بعد یہ دوبارہ فِلٹریشن کے عمل سے گزرتا ہے، اس دوران کچھ غذائی اجزا (Nutrients) جسم کی اُن جگہوں میں منتقل ہو جاتے ہیں، جہاں ان کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ ضرورت کے مطابق خلیوں (Cells) میں تقسیم ہو جاتے ہیں اور بقیہ غذائی اجزا مَیمرِی گلینڈز میں رہ کر دودھ کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ یہی دودھ ہم جانوروں سے نکال کر پیتے

www.dawateislami.net

ہیں جو ہمیں غذا اور توانائی فراہم کرتا ہے۔

سُبحانَ اللہ! غور کیجئے کہ کس طرح اللہ ربُّ العالَمین کی قدرتِ کاملہ نے اُس غذا سے جو آنتوں میں گوبر کی حالت میں تھی، غذائی اجزا کو چُوس کر خون میں منتقل کیا اور پھر اسے خون سے الگ کرکے دودھ بنا دیا اور یہ اُس کی قدرت سے ایسا خالص ہو کر نکلا کہ نہ اس سے گوبر کی بُو آتی ہے اور نہ ہی خون کی، بلکہ وہ انتہائی خوش ذائقہ اور لذیذ ہوتا ہے۔

کتنا بدنصیب ہے وہ شخص جو روزانہ یہ خالص، خوشبودار اور لذیذ نعمت پیتا ہے مگر پھر بھی اُس کا اندھا دل اسے بنانے والے خالق ومالک کو تسلیم نہیں کرتا۔

خالِص عطا کے بدلے عمل بھی خالِص

صدرُ الاَفاضِل حضرت علامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ اس آیتِ مبارکہ کے تحت حضرت شَقِیق بَلْخی رحمۃُ اللہِ علیہ کا ایک قول نقل فرماتے ہیں کہ نعمت کا اِتْمام (کمال) یہی ہے کہ دودھ صاف خالِص آئے اور اس میں خون اور گوبر کے رنگ و بُو کا نام و نشان نہ ہو، ورنہ نعمت تام (مکمل) نہ ہوگی اور طَبعِ سَلیم اس کو قبول نہ کرے گی۔ جیسی صاف نعمت پَرْوَرْدِگار کی طرف سے پہنچتی ہے بندے کو لازم ہے کہ وہ بھی پَرْوَرْدگار کے ساتھ اِخلاص سے مُعامَلہ کرے اور اس کے عمل رِیا اور ہَوائے نفس کی آمیزشوں (نفسانی خواہشات کی ملاوٹ) سے پاک و صاف ہوں تاکہ شرفِ قبول سے مُشَرَّف ہوں۔[1]

دودھ کے بارے میں احادیث

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو پینے کی چیزوں میں دودھ بہت پسند تھا۔[2]

بخاری شریف میں ہے: سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو تحفے (Gift) میں دودھ بھیجا گیا،

(1)... تفسیر خزائن العرفان، پ14، النحل، تحت الآیۃ: 66، مکتبۃ المدینہ، کراچی

(2)... اخلاقُ النّبی وآدابہ، باب شربہ اللبن وقولہ فیہ، ص122، حدیث: 614، دارالکتاب العربی، بیروت

www.dawateislami.net

جسے آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اَصحابِ صُفّہ کو پلایا اور خود بھی پیا۔[1]

ایک اور روایت میں ہے کہ نبیِ مکرَّم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے دودھ پیا اور فرمایا: ”جب اللہ پاک کسی کو دودھ عطا فرمائے تو وہ کہے: اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْہِ وَزِدْنَا مِنْہُ (اے اللہ! ہمارے لیے اس میں برکت عطا فرما اور ہمیں مزید عطا فرما۔) کیونکہ دودھ کے علاوہ میں ایسی کوئی چیز نہیں جانتا جو کھانے اور پانی دونوں کے لئے کافی ہو۔“[2] ایک اور موقع پر آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں واپس نہ کی جائیں (1) تکیہ (2) تیل اور (3) دودھ۔[3]

دودھ کے طِبّی فوائد

❀ دودھ ایک صحت بخش قدرتی غذا ہے۔ ❀ دودھ بچوں، جوانوں اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے انتہائی مفید غذا ہے۔ ❀ دودھ استعمال کرتے رہنے سے یاد داشت تیز ہوتی ہے۔ ❀ قوّت میں اضافہ ہوتا ہے۔ ❀ بیماروں کے لئے مکمل صحت بخش غذا ہے۔ ❀ دودھ استعمال کرنے سے معدے کی تیزابیت اور سینے کی جلن دور ہو جاتی ہے۔ ❀ دودھ سے اعضائے ہضم میں تیزابیت کا توازن بھی برقرار رہتا ہے۔ ❀ دودھ پینے والوں کی عمر بڑھتی اور بیماریوں سے محفوظ رہتے ہیں۔ ❀ دودھ بدن میں رطوبت پیدا کرتا ہے اور خشکی دور کرتا ہے۔ ❀ دودھ قبض دور کرتا ہے۔ ❀ دودھ نیند نہ آنے کا بہترین علاج ہے۔ ❀ دودھ سے قد و قامَت بڑھتی ہے۔ ❀ دودھ سے وزن میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ ❀ دودھ سے آنکھیں صاف اور چمک دار ہو جاتی ہیں۔ ❀ رنگت میں نکھار آتا ہے۔

---

(1)...بخاری، کتاب الرقاق، باب کیف کان عیش النبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم واصحابہ... الخ، ص1588، حدیث:6452 ملخصًا

(2)...ابن ماجہ، کتاب الاطعمۃ، باب اللبن، ص540، حدیث:3322، دارالکتب العلمیہ، بیروت

(3)...ترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء فی کراہیۃ رد الطیب، ص653، حدیث:2790

❀ دودھ جسم میں کیلشیم اور خون بڑھاتا ہے۔[1]

کیا ہم دودھ پی رہے ہیں؟

پیارے اسلامی بھائیو! انسانوں کو دیا گیا قدرتِ خداوندی کا یہ تحفہ جس کو قرآنِ کریم میں ”خَالِصًا سَآئِغًا“ (خالص، گلے سے آسانی سے اترنے والا) جیسی صفات کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور جو جنّت میں بھی اہلِ ایمان کا مشروب ہو گا، افسوس! دنیا کی محبّت میں اندھے، دولت کے حریص اور موت کے بیوپاری اس میں وہ کچھ ملا کر بیچ رہے ہیں کہ دیکھ کر یا اس کے بارے میں سُن کر انسان کے ہوش اُڑ جاتے ہیں کہ کیا ہم دودھ کے نام پر یہ زہر پی رہے ہیں؟ ایک زمانہ تھا کہ لوگ دودھ میں پانی ملا کر بیچتے تھے مگر اب تو اس میں وہ کچھ ملا کر بیچا جارہا ہے، جو انسانی صحت کے لئے بھی انتہائی نقصان دہ اور تباہ کُن اَثرات رکھتا ہے۔ یاد رکھیں یہ کام اسلامی تعلیمات اور ملکی قوانین کی کُھلّم کُھلّا خلاف ورزی ہے لہٰذا اس سے باز آئیں اور اپنی دنیا و آخرت کو تباہ نہ کریں۔ ہو سکتا ہے ابھی آپ دنیا کی نظروں سے بچ جائیں لیکن وہ ذات جو عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ہے اس سے کبھی نہیں چُھپ سکتے۔ دنیا میں چند پیسے کَما بھی لئے تو آخرت میں سوائے خسارے کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔

دودھ میں پانی ملانے والے بھی یہ بات ذہن میں رکھیں کہ اگر آپ عُرف سے زیادہ پانی ملائیں گے اور اس کے باوجود اسے ”خالص دودھ“ کہہ کر بیچیں گے تو یہ دھوکہ ہے اور اس کی شریعت میں قطعاً اجازت نہیں۔ اس بارے میں دارُ الاِفتاء اہلِ سنّت کے ایک فتوے سے اقتباس مُلاحظہ فرمائیں:

---

(1)...علاج بالغذا، ص118 ملتقطاً، مکتبہ نوریہ رضویہ، فیصل آباد

دودھ میں پانی ملا کر بیچنا کیسا؟

دودھ میں پانی کی ملاوٹ کرکے بیچنا اگر ایسی جگہ ہو جہاں ملاوٹ والا دودھ عام طور پر بِکتا ہے، اور عموماً وہاں کے لوگ اس کی مِلاوٹ پر مُطَّلَع ہیں اور ملاوٹ پر مُطَّلَع ہونے کے باوجود بھی اسے خریدتے ہیں، نیز عام طور پر جتنی مِلاوٹ ہونا لوگوں کے ذہن میں ہے اسی قدر ملاوٹ کے ساتھ بیچا جائے، اس میں اپنی طرف سے زیادتی نہ کی جائے، نہ کسی طرح سے اس کی ملاوٹ چُھپائی جائے (مثلاً اسے خالص کہہ کر نہ بیچا جائے) اور اگر کوئی اجنبی، دوسرے علاقے وغیرہ سے آئے تو اسے بھی مُطَّلَع کر دیا جائے اور نہ ہی ایسا دودھ بیچنے پر وہاں قانونی پابندی ہو، غرض کسی طرح دھوکہ وفریب نہ ہو اور نہ قانونی ممانعت ہو تو ملاوٹ والا دودھ بیچنا شرعاً جائز ہوگا۔ البتہ! اگر مذکورہ شرائط میں سے کوئی ایک شرط بھی کم ہوئی، مثلاً وہاں عُموماً خالص دودھ بیچا جاتا ہے یا وہاں کے لوگ ملاوٹ پر مُطَّلَع نہیں ہیں، یا کوئی اجنبی ہے، جو مُطَّلَع نہیں، اگر ملاوٹ پر مُطَّلَع ہو جائیں، تو دودھ نہیں خریدتے، یا جتنی ملاوٹ ہونا لوگوں کے ذہنوں میں ہے، اس سے زیادہ ملاوٹ کرکے بیچیں یا کسی کے پوچھنے پر جھوٹ بول دیں کہ دودھ میں ملاوٹ بالکل نہیں یا اتنی نہیں، حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہو، یا پھر وہاں ایسا دودھ بیچنے پر قانونی طور پہ پابندی ہے، تو پھر ایسی ملاوٹ والا دودھ بیچنا، جھوٹ، دھوکے یا قانونی جرم پر مشتمل ہونے کی وجہ سے ناجائز وحرام اور گناہ ہے، اگرچہ کم بھاؤ میں ہی کیوں نہ بیچا جائے۔[1]

مشورہ: کاروبار کرنے والے اسلامی بھائی اپنے کاروبار کی تفصیلات بتا کر دارُ الافتاء سے شَرعی حکم معلوم کرلیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! پاکستان میں دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام "دارُ الافتاء اہلِ سُنّت" کی

(1)... فتویٰ دار الافتاء اہلِ سنت، فتوی نمبر: WAT-2243، 22جمادی الاول 1445ھ / 07دسمبر 2023ء

www.dawateislami.net

کئی شاخیں مختلف شہروں میں قائم ہوچکی ہیں جہاں رابطہ کرکے فتویٰ لیا جاسکتا ہے۔

بے زبان جانوروں کا احساس کریں

اے عاشقانِ رسول! اسلام ایسا خوبصورت مذہب ہے، جس میں انسان تو انسان جانوروں کے بھی حقوق بیان کئے گئے ہیں۔ یقیناً یہ جانور جن سے ہم دودھ جیسی اعلیٰ غذا اور طرح طرح کے فوائد حاصل کرتے ہیں، اس بات کے حق دار ہیں کہ ہم بھی ان کی ضرورتوں کا خیال رکھیں، ان کے کھانے پینے میں کوئی کمی نہ ہونے دیں اور انہیں ہر طرح کی تکلیف سے بچائیں۔ یہ بے زبان مخلوق اپنی تکلیف کا اظہار نہیں کرسکتی، ہم خود ان کا احساس کریں، انہیں وقت پر چارہ اور پانی دیں، گرمیوں کی چِلچِلاتی دھوپ اور سردیوں کی ٹِھٹھَرتی راتوں میں اِنہیں کُھلے آسمان تلے نہ چھوڑیں، ان سے محبت اور شفقت بھرا برتاؤ کریں، ان سے پہنچنے والی تکالیف پر صبر کریں اور اپنی کسی پریشانی کا غصّہ نکالنے کے لئے انہیں مت ماریں کہ یہ ظلم ہے اور قیامت کے روز اس کا حساب دینا ہوگا۔ کثیر احادیث میں جانوروں کے ساتھ نرمی سے پیش آنے، ان کے لئے آسانی کرنے اور ان کے دانہ پانی کا خیال رکھنے کا حکم دیا گیا ہے، چنانچہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جب تم ہریالی (سبزے) کے زمانے میں سفر کرو تو زمین سے اونٹوں کو ان کا حصہ دو اور جب تم خُشک سالی میں سفر کرو تو زمین سے جلدی گزرو (تاکہ اونٹ کمزور نہ ہو جائیں) اور جب تم رات کے وقت آرام کے لئے اترو تو راستے سے الگ اترو کیونکہ وہ جانوروں کے راستے اور رات میں کیڑے مکوڑوں کے ٹھکانے ہیں۔“[1] حضرت سَہل بن حَنْظَلِیَّہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ایک ایسے اونٹ کے پاس سے گزرے، جس کی

(1)...مسلم، کتاب الامارۃ، باب مراعاۃ مصلحۃ الدواب...الخ، ص765، حدیث:1926، دارالکتب العلمیہ، بیروت

www.dawateislami.net

پیٹھ پیٹ سے مل گئی تھی تو ارشاد فرمایا: ان بے زبان جانوروں کے بارے میں اللہ پاک سے ڈرو، اِن پر اچھی طرح سوار ہوا کرو اور اِنہیں اچھی طرح کِھلایا کرو۔[1]

ڈیری فارمنگ سے وابستہ افراد کے لئے لمحۂ فکریہ

پیارے اسلامی بھائیو! ہر مسلمان عاقِل و بالِغ مرد وعورت پر اُس کی موجودہ حالت کے مُطابِق شرعی مسائل سیکھنا فرضِ عَین ہے۔ افسوس! دِین سے دوری کی وجہ سے اب ہماری اکثریت شرعی مسائل سے ناواقِف نظر آتی ہے، ہمارے دلوں میں دنیا کی محبت اس قدر بڑھ چکی ہے کہ ہمارے پاس یہ چیزیں سیکھنے کے لئے وقت ہی نہیں ہے۔ ایگریکلچر (Agriculture) کے مختلف شعبوں سے جُڑے دیگر افراد کی طرح ڈیری فارمنگ سے وابستہ لوگ بھی عمومی طور پر اپنے مختلف معاملات میں ضروری شرعی مسائل سے ناواقف ہوتے ہیں جس کی وجہ سے وہ کئی ایسے کام کرتے نظر آتے ہیں جو اسلامی تعلیمات کے خلاف ہیں۔ اس لئے علمِ دِین حاصل کرنا نہایت ضروری ہے اور ہر شخص کو چاہئے کہ اپنی فیلڈ اور کاروبار سے متعلق ضروری دینی مسائل لازمی سیکھے۔

اَلحمدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی دینی واصلاحی تحریک دعوتِ اسلامی معاشرے کی اصلاح کرنے، اسلامی تعلیمات کو عام کرنے اور مسلمانوں کو اپنے تمام معاملات میں سنّت کی پیروی کا ذہن دینے میں مصروفِ عمل ہے۔ تاکہ ہمارا معاشرہ اسلامی تعلیمات سے ٹکرانے والی برائیوں سے پاک ہو جائے اور یہ صحیح معنوں میں اسلامی معاشرہ بن سکے۔ دعوتِ اسلامی معاشرے کے ہر فرد کو اسلامی تعلیمات سے آراستہ اور اس کی کردار سازی کرکے اسے باعمل مسلمان بنانے کے عظیم مقصد پر کام کر رہی ہے۔ اِس وقت معاشرے کے بگاڑ کی

---

(1)...ابو داود، کتاب الجهاد، باب مایؤمر بہ من القیام...الخ، ص407، حدیث:2548، دار الکتب العلمیہ، بیروت

ایک بہت بڑی وجہ اسلامی تعلیمات پر عمل نہ ہونا بلکہ اُن سے جاہل ہونا ہے۔ ان حالات میں اسلامی تعلیمات کے فروغ اور معاشرے کی اصلاح کے لئے دعوتِ اسلامی ایک بہت بڑا کردار ادا کررہی ہے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دامَت بَرَکاتُہُم العالِیَہ کے بیانات، آپ کے پاکیزہ کردار اور دعوتِ اسلامی کے اجتماعات کی برکت سے لاکھوں لوگ نمازی بنے، جرائم پیشہ لوگ گناہوں کو چھوڑ کر باکردار مسلمان بنے بلکہ کئی کفّار بھی مسلمان ہوئے۔ دنیا کے کئی ممالک میں سنتوں بھرے اجتماعات اور قافلوں کا سلسلہ جاری ہے۔ دعوتِ اسلامی نے مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد میں قرآن وسنّت کی روشن تعلیمات عام کرنے کیلئے الگ الگ شعبہ جات قائم کئے ہیں۔

ایگریکلچر اینڈ لائیو سٹاک ڈیپارٹمنٹ

(Agriculture and Livestock Department)

اَلحمدُلِلّٰہ! اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی نظرِ عنایت سے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اِسلامی تقریباً 80 سے زائد شعبہ جات کے ذریعے دِینِ متین کی خدمت کرنے اور امتِ مسلمہ کی رہنمائی کرنے میں دن رات کوشاں ہے۔ اسی سلسلے میں دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ نے ”ایگریکلچر اینڈ لائیو سٹاک“ سے وابستہ افراد کو نیکی کی دعوت دینے اور انہیں اپنے شعبے سے متعلقہ شرعی مسائل سکھانے اور ان کی دینی تربیت کرنے کے لئے ایک شعبہ بنام ”رابطہ برائے ایگریکلچر اینڈ لائیو سٹاک ڈیپارٹمنٹ“ قائم فرمایا ہے اِس ڈیپارٹمنٹ کے قیام کا مقصد معالجِ حیوانات (Veterinary Doctors)، زرعی ماہرین (Agriculture Graduates)، جنگلی حیات (Wildlife)، زرعی ادویات کی کمپنیز (Pesticide Companies)، جانوروں کی ادویات و ویکسین کی

کمپنیز (Veterinary Pharmaceutical Companies)، کھادوں کی کمپنیز (Fertilizer Companies)، بیج کی کمپنیز (Seed Companies)، فیڈ ملز (Feed Mills)، پولٹری (Poultry)، ہیچری (Hatchery)، ڈیری (Dairy)، زرعی کسان (Agriculture farmers)، فِش فارمرز اینڈ فِشریز (Fish Farmers & Fisheries)، حیوانات کی ادویات کے اسٹور (Veterinary Medicine Stores)، کھادوں کے ڈیلرز (Fertilizer Dealers)، مویشی منڈی (Cattle Market)، غلہ منڈی (Grain Market) اور دیگر ذیلی شعبہ جات (جیسا کہ اَنہار، جنگلات، واٹر مینجمنٹ، ہارٹیکلچر وغیرہ) سے منسلک لوگوں میں عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے پیغام کو عام کرنا، علمِ دِین کے حلقے لگانا، اخلاقی تربیت کرنا اور قرآن وسنّت کے مطابق زندگی گزارنے کا ذہن دینا ہے۔ اس ڈیپارٹمنٹ کی ایک ذیلی شاخ "ڈیری سیکٹر (Dairy Sector)" پر مشتمل ہے، "رابطہ برائے ایگریکلچر اینڈ لائیوسٹاک ڈیپارٹمنٹ" کے ذمہ داران اس شعبے سے وابستہ اسلامی بھائیوں کو اسلامی عقائد واعمال کی تعلیم اور نیکی کی دعوت دیتے ہیں، جو بہت بڑے اجر وثواب کا کام ہے۔

نیکی کی دعوت کے فضائل

نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے روکنے کے بے شمار فضائل ہیں۔ ❀ نیکی کی دعوت دینا اور برائی سے روکنا کامیابی کا ذریعہ ہے۔[1] ❀ نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے منع کرنے والے کے لئے اللہ پاک ہر کلمے کے بدلے ایک ایک سال کی عِبادت کا ثواب لکھتا ہے اور اُسے جہنم کی سزا دینے میں حَیا فرماتا ہے۔[2] ❀ جو اچھی باتوں کا حکم دے، برائیوں سے روکے وہ اللہ پاک کا، اس کے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا اور اس کی کتاب قرآنِ پاک

(1)...پ4، اٰل عمران:104 ماخوذاً

(2)...مکاشفۃ القلوب، باب فی الامر بالمعروف والنھی عن المنکر، ص65، مطبوعہ کوئٹہ

کا خلیفہ ہے۔[1] ❀ جنّتُ الفردوس خاص اُس شخص کے لیے ہے جو نیکی کا حکم دے اور بُرائی سے منع کرے۔[2] ❀ نیکی کا راستہ دکھانے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔[3] ❀ نیکی کی دعوت دینا اور برائی سے منع کرنا جہنم سے حفاظت کا ذریعہ ہے۔[4] ❀ نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے مَنع کرنا صَدَقہ ہے۔[5] ❀ نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے والے زمین میں اللہ پاک کے ایسے مجاہدین ہیں جو شہدا سے افضل ہیں، انہیں رزق دیا جاتا ہے اور وہ زمین میں چلتے پھرتے ہیں ❀ اللہ پاک ان کی وجہ سے آسمانی فرشتوں کے سامنے فخر فرماتا ہے۔[6] ❀ جس نے نیکی کا حکم دیا، برائی سے منع کیا اور لوگوں کو اللہ پاک کی اطاعت کی طرف بلایا تو اسے دنیا اور قبر میں اللہ پاک کا قُرب اور قیامت کے دن اللہ پاک کے عرش کا سایہ نصیب ہو گا۔[7]

سبحان اللہ! نیکی کی دعوت دینے کے کتنے فضائل ہیں، اَلحمدُلِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کا یہ شعبہ نیکی کی دعوت دینے کے ساتھ ساتھ ایگریکلچر اینڈ لائیو سٹاک سے وابستہ افراد کی مختلف طریقوں سے دینی تعلیم و تربیت بھی کر رہا ہے۔ آیئے ان کے مختلف کاموں کا جائزہ لیتے ہیں:

(1)... مدرسۃُ المدینہ بالغان

دعوتِ اِسلامی کے ”رابطہ برائے ایگریکلچر اینڈ لائیو سٹاک ڈیپارٹمنٹ“ کے تحت شعبے

---

(1)... مکاشفۃ القلوب، باب فی الامر بالمعروف والنہی عن المنکر، ص65

(2)... تنبیہ المغترین، من اخلاق السلف... الخ، امرہم بالمعروف... الخ، ص201، دار الکتب العلمیہ، بیروت

(3)... ترمذی، ابواب العلم، باب ماجاء الدال علی الخیر کفاعلہ، ص628، حدیث:2670

(4)... مسلم، کتاب الزکاۃ، باب بیان ان اسم الصدقۃ... الخ، ص362، حدیث:1007 ملخصاً

(5)... ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی صنائع المعروف، ص478، حدیث:1956

(6)... احیاء العلوم، کتاب الامر بالمعروف... الخ، الباب الاول: فی وجوب الامر بالمعروف... الخ، 2/382 ملخصاً

(7)... حلیۃ الاولیاء، کعب الاحبار، 6/36، رقم:7716 ملخصاً

سے وابستہ اسلامی بھائیوں (ڈیری فارمز مالکان، بروکرز اور فارمز پر موجود عملے) کے لئے ان کے فارمز میں یا قریبی مساجد میں مدرَسۃُ المدینہ بالغان کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ جس میں شعبے سے وابستہ افراد کو صحیح مَخارِج کے ساتھ قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے کے ساتھ ساتھ فرض عُلُوم، پرسنل ڈِیوَیلپمنٹ(Personal Development) وغیرہ کی تعلیم دی جاتی ہے۔

(2)...دینی اجتماعات

رابطہ برائے ایگریکلچر اینڈ لائیو سٹاک ڈیپارٹمنٹ کے تحت مختلف تعلیمی اور تحقیقاتی اداروں (Educational & Research Institutes) میں دینی اجتماعات مثلاً اجتماعِ میلاد، اجتماعِ معراج، اجتماعِ شبِ بَراءَت، اِجتِماعِ غوثیہ وغیرہ کا اہتمام کیا جاتا ہے، جس میں ریسرچرز، ٹیچرز اور اسٹوڈنٹس کے علاوہ دیگر عاشقانِ رسول بھی شرکت کرتے ہیں، جہاں انہیں دِینِ اسلام کے مطابق اپنی زندگی گزارنے کا ذہن دیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع اور اجتماعی مدنی مذاکرے کی ترکیب کی جاتی ہے، نیز بڑی راتوں کے اجتماعات کی دعوت بھی دی جاتی ہے۔

(3)...شخصیات سے ملاقات

اس ڈیپارٹمنٹ کے ذمہ داران مختلف افراد سے ملاقات کرکے انہیں نیکی کی دعوت دیتے، دعوتِ اسلامی کی دینی وفلاحی خدمات کے بارے میں آگاہ کرتے اور دعوتِ اسلامی کے مختلف شعبہ جات کا تعارف کرواتے ہیں، نیز انہیں مدنی مرکز (فیضانِ مدینہ) میں آنے کی دعوت دی جاتی ہے اور دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں میں عملی طور پر شرکت کا بھی ذہن دیا جاتا ہے۔

(4)...جانوروں کا ریلیف کیمپ (Livestock Relief Camp)

دعوتِ اسلامی کے رابطہ برائے ایگریکلچر اینڈ لائیو سٹاک ڈیپارٹمنٹ کے تحت قدرتی

آفات (Disasters) کے دوران جانوروں کا ریلیف کیمپ لگایا جاتا ہے جس میں بیمار جانوروں کا مفت معائنہ کیا جاتا ہے اور ادویات و ویکسین بھی دی جاتی ہیں اور جانوروں کی صحت کو بہتر رکھنے کے لیے ماہر ڈاکٹرز کی ہدایات و تجاویز پیش کی جاتی ہیں تاکہ جانوروں کو قدرتی آفات کے دوران صحت مند رکھا جاسکے۔

(5)...ٹریننگ سیشنز (Training Sessions)

شعبے کے ذمہ داران مختلف آفسز، ڈیلرز شاپس، فارمز اور پرائیویٹ و سرکاری اداروں میں مختلف قسم کے ٹریننگ سیشنز (Training Sessions) کا اہتمام کرتے ہیں جیسا کہ اسلام کی بنیادی باتیں (Fundamentals of Islam)، فرض عُلُوم (Obligatory Knowledge)، فیضانِ نماز کورس، پرسنل ڈیویلپمنٹ (Personal Development)، ٹائم مینجمنٹ (Time Management)، کنفلکٹ مینجمنٹ (Conflict Management) اخلاقیات (Ethics)، باطنی بیماریوں (جیسا کہ ریاکاری، حسد، لالچ، تکبر وغیرہ)، جانوروں کے حقوق (Rights of Animals) وغیرہ۔ ان ٹریننگ سیشنز کا آن لائن (Online) کے ساتھ ساتھ فیزیکل (Physical) بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔

(6)...سیکھنے سکھانے کے حلقے

دعوتِ اسلامی کے "رابطہ برائے ایگریکلچر اینڈ لائیو سٹاک ڈیپارٹمنٹ" کے تحت مختلف مقامات پر سیکھنے سکھانے کے حلقے لگائے جاتے ہیں، جس میں مختلف دینی باتیں، شرعی احکام اور سُنّتیں و آداب سکھائے جاتے ہیں نیز مختلف موضوعات پر ان کی تَربِیَت کی جاتی ہے اور انہیں دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کا ذہن دیا جاتا ہے۔ ان حلقوں کی بَرَکت سے علمِ دِین حاصل ہونے کے ساتھ ساتھ بہت سی غلطیوں کی اصلاح ہوتی ہے۔

(7)...قافلہ

رابطہ برائے ایگریکلچر اینڈ لائیو سٹاک ڈیپارٹمنٹ کے تحت شعبے سے وابستہ افراد کو 3 دن، 12 دن، 1 ماہ اور 12 ماہ کے مدنی قافلوں میں سفر کروایا جاتا ہے، نیز فیضانِ نماز کورس، 12 دینی کام کورس اور 63 دن کے مدنی تربیتی کورس کا اِنعقاد بھی کیا جاتا ہے تاکہ ظاہری وباطنی اصلاح بھی ہوسکے۔

(8)...علاقائی دورہ

دعوتِ اسلامی کے رابطہ برائے ایگریکلچر اینڈ لائیو سٹاک ڈیپارٹمنٹ کے تحت علاقائی دورہ ہوتا ہے، جس میں بالخصوص ایگریکلچر اینڈ لائیو سٹاک کے اور بالعموم تمام افراد کو نیکی کی دعوت دی جاتی ہے۔ نیز اس شعبے سے منسلک افراد کی تربیت کی جاتی ہے کہ شریعتِ مُطَہَّرہ کے اُصولوں کے مطابق اس شعبے کے معاملات کو کیسے چلانا ہے۔

(9)...اصلاحِ اعمال

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے اپنے مُرِیدِین و مُحِبِّین کو ایک بہت ہی پیارا مقصد عطا کیا ہے کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے، اِن شاءَاللہُ الکریم۔" اپنی اصلاح کے لئے آپ نے "نیک اعمال" کے نام سے ایک رسالہ عطا فرمایا جو اسلامی اخلاق وآداب، عبادات اور معمولات کا مجموعہ ہے، روزانہ اس کا جائزہ لینا ایک طرح کی خود احتسابی ہے کہ بطورِ مسلمان میں کتنا باعمل ہوں۔ دعوتِ اسلامی کے "رابطہ برائے ایگریکلچر اینڈ لائیو سٹاک ڈیپارٹمنٹ" کے تحت عاشقانِ رسول کو "نیک اعمال" کا رسالہ پُر کرنے اور ہر ماہ اپنے نگران کو جمع کروانے کا ذہن دیا جاتا ہے۔ "نیک اعمال" کی ایپلی کیشن بھی دستیاب ہے جسے انسٹال کرکے روزانہ جائزہ لے کر اسے پُر کیا جاسکتا ہے اور

آن لائن اس کی رپورٹ بھی سینڈ کی جاسکتی ہے۔

(10)...ایک دن راہِ خدا میں

دعوتِ اسلامی کے رابطہ برائے ایگریکلچر اینڈ لائیو سٹاک ڈیپارٹمنٹ کے تحت ”ایک دن راہِ خدا میں“ دینے کا سلسلہ ہوتا ہے، جس میں بالخصوص ایگریکلچر اینڈ لائیو سٹاک کے اور بالعموم تمام افراد شرکت کرتے ہیں، اس میں دن بھر سیکھنے سکھانے کا سلسلہ، بعد نمازِ عصر علاقائی دورہ اور بعد نمازِ مغرب سنّتوں بھرا بیان ہوتا ہے جس میں عاشقانِ رسول کو اپنی زندگی دِینِ اسلام کے مطابق گزارنے کی ترغیب دلائی جاتی ہے نیز انہیں دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں میں عملی طور پر شرکت کا ذہن دیا جاتا ہے۔

(11)...شرعی رہنمائی

”ایگریکلچر اینڈ لائیو سٹاک“ سے وابستہ عاشقانِ رسول کو اُن کی فیلڈ سے متعلق ہر طرح کی شرعی رہنمائی کے لیے دعوتِ اسلامی کے تحت چلنے والے دارُ الاِفتا اہلِ سنّت کے رابطہ نمبرز پہنچائے جاتے ہیں اور ان کو یہ ذہن دیا جاتا ہے کہ وہ اپنے کاروبار اور ملازمت (Job) سے متعلق دارُ الاِفتا اہلِ سنّت سے شرعی رہنمائی لیتے رہیں۔ کیونکہ عموماً لوگ ان معاملات میں شرعی احتیاطوں کو پیشِ نظر نہیں رکھتے۔ چنانچہ ایسے افراد تک ”ایگریکلچر اینڈ لائیو سٹاک“ سے متعلق دارُ الاِفتا اہلِ سنّت سے جاری ہونے والے تحریری فتاویٰ جات اور مکتبۃُ المدینہ کے کتب ورسائل پہنچائے جاتے ہیں تاکہ وہ اپنے کام سے متعلق ضروری احکام سمجھ سکیں اور ان کے مطابق عمل کر سکیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ڈیری فارمنگ کے متعلق مختلف سوال جواب

سوال: ڈیری فارم کے جانوروں کی زکوٰۃ کا کیا حکم ہے؟

جواب: جانوروں پر زکوٰۃ کا حکم تب لگتا ہے جب وہ "سائِمہ" ہوں۔ سائمہ اُس جانور کو کہا جاتا ہے جو سال کا اکثر حصہ چَر کر گزارہ کرتا ہو اور اُس سے مقصود صرف دودھ اور بچے لینا یا فربہ کرنا ہو۔[1] فارم میں جو مویشی ہوتے ہیں انہیں چارہ خرید کر ڈالا جاتا ہے اس لئے اُن پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

سوال: فارم والے جو جانور قربانی پر بیچنے کے لئے پالتے ہیں کیا اُن پر زکوٰۃ ہے؟

جواب: فارم والوں نے اگر بیچنے کی نیت سے جانور خریدے ہوں جیسے بہت سے لوگ گائے، بکرے وغیرہ خرید کر رکھتے ہیں کہ قربانی پر بیچیں گے تو اب ان پر مالِ تجارت ہونے کی وجہ سے زکوٰۃ لازم ہوگی۔ دُرِّ مختار میں ہے: "جانور اگر تجارت کے لیے رکھے ہوں، تو اُن میں مالِ تجارت کی زکوٰۃ لازم ہوگی۔"[2] فتاویٰ اہلسنّت میں ہے: ان (بیچنے کے لئے خریدے گئے) جانوروں پر بھی زکوٰۃ واجب ہے، لیکن چونکہ یہ جانور سائمہ نہیں، بلکہ مالِ تجارت ہیں، لہٰذا (زکوٰۃ کا سال پورا ہونے کے دن) ان جانوروں کی قیمت لگا کر اس قیمت کا ڈھائی فیصد زکوٰۃ میں دیا جائے گا۔[3] واضح رہے کہ مالِ تجارت وہ جانور ہوں گے جو بیچنے کی نیت سے خریدے گئے،[4] ڈیری فارم کی گائے بھینسوں سے جو بچے حاصل ہوں گے وہ مالِ تجارت نہیں۔

سوال: جانوروں کی نشانی کے لئے ان کی ٹانگوں پر داغنا کیسا؟

---

(1)...در مختار، کتاب الزکاۃ، باب السائمۃ، ص128 بتغیرٍ، دار الکتب العلمیہ، بیروت

(2)...در مختار مع رد المحتار، کتاب الزکاۃ، باب السائمۃ، 3/234

(3)...فتاوی اہلسنت، کتاب الزکوۃ، ص570، مکتبۃ المدینہ، کراچی

(4)...در مختار، کتاب الزکاۃ، ص127، 128 ماخوذاً

www.dawateislami.net

جواب: چہرے کے علاوہ جانور کے کسی اور حصے کو بطورِ علامت داغا جا سکتا ہے۔[1]

سوال: بعض علاقوں میں یہ ماحول ہے کہ جب فصل تیار ہو اور اچانک بارش یا طوفان کی پیشین گوئی ہو جائے تو وہ لوگ اپنے جانوروں کو زمین میں گاڑ دیتے ہیں کیونکہ ان کا خیال ہے کہ "اگر ہم ایسا کریں گے تو بارش رُک جائے گی" اس سوچ کو کس طرح ختم کیا جائے؟

جواب: بے زبان جانوروں کو اس طرح زمین میں گاڑ دینا بہت بڑا ظلم، گناہ، حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ بارش تو اللہ پاک کی رحمت ہے مگر جب ایسی طوفانی بارش ہو کہ تباہی مچ جائے تو ایسی بارش، رحمت تو نہ ہوئی بلکہ زحمت ہوئی اور ظلم کرنے سے زحمت میں اضافہ ہو گا، نہ کہ کمی آئے گی۔ اور اگر اتفاق سے یہ زحمت رُک گئی تو بھی امتحان ہے کیونکہ وہ یہ سمجھیں گے ہم نے جانوروں پر ظلم کیا ہے اس لئے یہ رُک گئی ہے، بہر حال اُن لوگوں پر توبہ کرنا فرض ہے اور آئندہ اس ظلم سے بچنا بھی ضروری ہے۔[2]

سوال: کیا بھینس، گائے اور بھیڑ کا دودھ مِلا کر ایک ہی ریٹ پر بیچ سکتے ہیں؟

جواب: ہر طرح کی ملاوٹ کرنے کی شرعاً اِجازت نہیں ہوتی۔ اگر لوگوں کو اِس طرح کی ملاوٹ کا عِلم نہیں ہے تو اس طرح کی ملاوٹ کرنے کی اِجازت نہیں ہو گی۔ ہاں! اگر واضح کر دیتے ہیں کہ اِس میں اِس اِس طرح کی ملاوٹ کی گئی ہے تو اس کی خرید و فروخت دُرُست قرار پائے گی۔ ہو سکتا ہے جس جس کو اس طرح کی ملاوٹ کا علم ہو وہ یہ دودھ ہی نہ لیں۔[3]

سوال: جب گائے بچّہ دیتی ہے تو کوئی Farmer حضرات اسے بیچ دیتے ہیں، حالانکہ ابھی اس بچّے نے اپنی ماں کا پہلا دودھ بھی نہیں پیا ہوتا، ایسا کرنا کیسا ہے؟

---

(1)...فیض القدیر، 5/350، تحت الحدیث: 7280، دار الکتب العلمیہ، بیروت

(2)...ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، کیا جنات غیب جانتے ہیں؟ (قسط:49)، 2/495 مکتبۃ المدینہ، کراچی

(3)...ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، آگ لگنے کے واقعات سے بچنے کی احتیاطیں (قسط:79)، ص13

www.dawateislami.net

جواب: عام طور پر چھوٹا بچّہ جو نَر ہو وہ اس لئے Sale کر دیا جاتا ہے کہ وہ بڑا ہو کر نہ دودھ دے گا اور نہ ہی بچّے دے گا۔ یہ بیچنا جائز ہے۔ البتہ بعض لوگ ایسے جانور پر رحم کھاتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ ایسے جانور کے بیچنے سے تھوڑی بہت تَنفِیر (ناپسندیدگی) کی صورت بنتی ہے۔ لیکن ایسے لوگوں کی بھی ایک تعداد ہے جو اسی طرح کے جانور کا گوشت کھانا پسند کرتی ہے، کیونکہ اس کا گوشت حَلْوان (نرم) اور بالکل ملائم ہوتا ہے۔[1]

سوال: گوبر، لِید اور اُپلے کی خرید و فروخت اور ان کا استعمال جائز ہے کہ نہیں؟

جواب: گوبر، لِید، مینگنی اور اُپلے کا خریدنا، بیچنا اور ان کا استعمال کرنا و جلانا جائز ہے۔[2]

سوال: ایک بندہ جانوروں میں کام کرتا ہے تو اس کے کپڑوں سے ایک مخصوص بُو (Smell) آتی ہے۔ کیا اس بُو کے ساتھ مسجد جاسکتے ہیں؟

جواب: مسجِد میں بَدبُو لے جانا حرام ہے، نیز ہر طرح کے بدبو والے شخص کا مسجد میں داخِل ہونا بھی حرام ہے۔ اسی طرح لیبارٹری ٹیسٹ کروانے کیلئے لی ہوئی خون یا پیشاب کی شِیشی، ذَبح کے وقت جانور سے نکلے ہوئے خون سے آلُودہ کپڑے وغیرہ کسی چیز میں چُھپا کر بھی مسجِد کے اندر نہیں لے جاسکتے چُنانچِہ فُقَہائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم فرماتے ہیں: مسجِد میں نَجاسَت (گندگی) لے کر جانا اگرچِہ اس سے مسجِد آلودہ نہ ہو یا جس کے بدن پر نَجاسَت لگی ہو اُس کو مسجِد میں جانا منع ہے۔[3] پاک بدبُو چُھپی ہوئی ہو جیسا کہ اکثر لوگوں کے بدن میں پسینے کی بدبُو ہوتی ہے مگر لباس کے نیچے چھپی ہوئی ہوتی ہے اور محسوس نہیں ہوتی تو اِس صورت میں مسجِد کے اندر جانے میں کوئی حرج نہیں۔ اِسی طرح اگر رومال میں پسینے وغیرہ کی بدبُو ہے

(1)...ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، اچانک موت نعمت یا عبرت؟ (قسط: 247)، ص 21

(2)...بہارِ شریعت، 2/512، حصہ: 10

(3)...در مختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب مایفسد الصلاۃ...الخ، مطلب فی احکام المسجد، 2/517

www.dawateislami.net

جیسا کہ گرمی میں منہ کا پسینہ پونچھنے سے اکثر ہو جاتی ہے تو ایسا رومال مسجد کے اندر نہ نکالے، جیب ہی میں رہنے دے، اگر عمامہ یا ٹوپی اُتارنے سے پسینے یا مَیل کُچیل وغیرہ کی بدبو آتی ہے تو مسجِد میں نہ اُتارے۔[1] ہر مسلمان کو اپنے مُنہ، بدن، رومال، لباس اور جوتی چپل وغیرہ پر غور کرتے رہنا چاہئے کہ اس میں کہیں سے بدبُو تو نہیں آرہی اور ایسا مَیلا کُچیلا لباس پہن کر بھی مسجِد میں نہ آئیں، جِس سے لوگوں کو گِھن آئے۔ افسوس! دُنیوی افسروں وغیرہ کے پاس تو عمدہ لباس پہن کر جائیں اور اپنے پیارے پیارے پروردگار کے دربار میں حاضری کے وَقت یعنی نَماز میں نفاسَت (صفائی اور پاکیزگی وغیرہ) کا کوئی اِہتِمام نہ کریں، مسجِد میں آتے وقت انسان کم از کم وہ لباس تو پہنے جو دعوتوں میں پہن کر جاتا ہے مگر اس بات کا خیال رکھئے کہ لباس شریعت و سنّت کے مطابِق ہو۔[2]

سوال: جانور خرید کر کسی کو پالنے کے لئے دے دینا اور جب وہ جانور بڑا ہو جائے تو اسے بیچ کر دونوں کا برابر برابر پیسے تقسیم کر لینا کیسا؟

جواب: یہ طریقۂ کار جائز نہیں کیونکہ یہاں جانور کو پالنے والا جو کام کر رہا ہے اُس کی اُجرت میں اِبہام (پوشیدگی) ہے۔ عام طور پر جانوروں میں دو افراد کے مشترکہ کام میں ایک کے جانور ہوتے ہیں اور دوسرا ان کو پال کر اپنی آمدنی کا ذریعہ پیدا کرتا ہے۔ اس کا جائز طریقہ یہ ہے کہ جانور میں پالنے والے کو بھی مالک بنالیں یعنی آدھا جانور اُسے کسی طویل مدّت کے لئے اُدھار میں بیچ دیں۔ اب چونکہ اس جانور کے دونوں مالک ہیں لہٰذا اس کے جو بھی مَنافِع ہوں گے، یونہی اس کو فروخت کرنے پر جو رقم حاصل ہو گی وہ دونوں کے درمیان مُشتَرک ہو گی۔ اس کو دوسرے الفاظ میں یوں سمجھئے کہ جانور خریدا گیا بیس ہزار کا، جس نے

---

(1)... فتاویٰ نعیمیہ، ص49 ادارہ کتب اسلامیہ، گجرات

(2)... مسجدیں خوشبودار رکھئے، ص12 تا 14 ملتقطاً، مکتبۃ المدینہ، کراچی

خریدا اُس نے اس جانور کی ملکیت میں دس ہزار روپے سے دوسرے شخص کو یعنی جس نے جانور پالنا تھا اُس کو شامل کر لیا، اگرچہ پالنے والے کے پاس فوری طور پر اس ادائیگی کے پیسے نہیں ہیں جو جانور کا مالک بننے پر اس کو کرنی ہے لیکن چونکہ یہ سودا اُدھار میں ہوا ہے لہٰذا یہ اس کی ادائیگی بعد میں کرے گا اور اُدھار کی مدت ایسی ہونی چاہیے کہ اندازاً جب جانور بیچنا ہو اس کے آس پاس کی ہو مثلاً معلوم ہے کہ دو سال بعد بیچیں گے تو دو سال کی مدّت رکھ لیں۔ اب مثلاً دو سال بعد یہ جانور اَسّی ہزار کا فروخت ہوا، چالیس چالیس ہزار روپے دونوں میں تقسیم ہوئے اور پالنے والے نے دس ہزار روپے اپنے اُدھار کی مَد میں ادا کر دیئے۔ یوں تیس ہزار روپے اس کو نفع ہو گیا۔ اِس دوران اگر جانور کے بچے پیدا ہوتے ہیں تو ان کے مالک بھی دونوں افراد ہوں گے۔ اس مسئلے میں ایک بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ جانور پالنے والا اگر خرید کر چارہ کِھلاتا ہے تو اس کا خرچہ صرف اُسی پر نہیں ڈالا جائے گا بلکہ دونوں افراد پر آئے گا۔ بہارِ شریعت میں ہے: ایک شخص کی گائے ہے اُس نے دوسرے کو دی کہ وہ اسے پالے، چارہ کِھلائے، نگہداشت کرے اور جو بچہ پیدا ہو اس میں دونوں نِصف نِصف کے شریک ہوں گے تو یہ شرکت بھی فاسد ہے، بچہ اُس کا ہو گا جس کی گائے ہے اور دوسرے کو اسی کے مثل چارہ دِلایا جائے گا، جو اسے کِھلایا اور نگہداشت وغیرہ جو کام کیا اس کی اُجرتِ مِثل[1] ملے گی، اس کے جواز کی یہ صورت ہو سکتی ہے کہ گائے بکری مرغی وغیرہ میں آدھی دوسرے کے ہاتھ بیچ ڈالیں اب چونکہ ان جانوروں میں شرکت ہو گئی بچے بھی مُشتَرَک ہوں گے۔[2]

سوال: ہول سیلر اور ڈیری فارم والے کے درمیان ایک معاہدہ ہوتا ہے کہ جس میں ڈیری

---

(1)... کسی کام کی وہ اُجرت (مزدوری) جو اُس کام کے کرنے والے کو عام طور پر دی جاتی ہے اُجرتِ مِثل کہلاتی ہے۔
(2)... ماہنامہ فیضان مدینہ، ذوالحجۃ الحرام 1440ھ

www.dawateislami.net

فارم والا روزانہ دودھ کی اتنی مقدار ہول سیلر یعنی مِڈل مین کو دینے کا پابند ہوتا ہے، اس معاہدے میں ڈیری فارم والے مڈل مین سے ایک بھاری رقم ایڈوانس لیتے ہیں، ایڈوانس لینے پر وہ مڈل مین کو دودھ بھی کم قیمت پر دیتے ہیں ورنہ دودھ مہنگا دیتے ہیں۔ ڈیری فارم والوں کا ایڈوانس رقم لینا کیسا؟

جواب: ایڈوانس دینے پر دودھ کم قیمت میں اور نہ دینے میں دودھ مہنگے داموں ملتا ہے اگر یہ صورت ہو تو ایڈوانس لینا دینا دونوں ناجائز ہیں کیونکہ اس مسئلے میں ایڈوانس کی جو رقم ہے وہ بطورِ قرض ہے اور قرض پر نفع لینا یہ سود میں آتا ہے۔ لہٰذا ناجائز ہے۔ ہاں اس خرید و فروخت کی جائز صورت یہ ہے کہ ڈیری فارم والا مڈل مین کو یوں کہہ کر رقم ایڈوانس پر لے کہ اس سال کے آخری مہینے کا دودھ ہم نے آپ کو ایڈوانس پر بیچا لہٰذا اس کی رقم ابھی سے دے دیجئے۔ یہ بیعِ سَلَم ہے اور بیعِ سَلَم فیوچر ٹریڈنگ (Future Trading)[2] کو کہتے ہیں۔ اب ڈیری فارم والے نے یہ پیسے ایڈوانس نہیں لئے بلکہ اس سال کے آخری مہینے کے دودھ کی جو قیمت بنتی ہے وہ لی ہے جو کہ جائز ہے۔ اب ڈیری فارم والے پر یہ پیسے قرض نہیں ہیں، وہ ان پیسوں کا جو چاہے مرضی کرے۔

سوال: بعض باڑے والے سیر کے حساب سے دودھ دیتے ہیں ایک ٹینکی میں چالیس سیر ہوتے ہیں جسے لیٹر کے حساب سے دیکھا جائے تو ایک ٹینکی میں ساڑھے سینتیس کلو (37.5 Kg) دودھ بنتا ہے۔ یوں سیر میں دودھ لے کر دوکان دار کا لیٹر میں فروخت کرنا کیسا؟

جواب: بالکل جائز ہے کیونکہ لینے والے اور دینے والے دونوں کو پیمانے کا علم ہے۔ لہٰذا اس میں کسی قسم کی کوئی برائی نہیں ہے۔ البتہ اگر کسٹمر نے دو کلو دودھ مانگا لیکن دوکان دار نے

---

(1)... بَیعِ سَلَم ایسی خرید و فروخت ہے جس میں قیمت نقد اور مال اُدھار ہو۔ (در مختار، کتاب البیوع، باب السلم، ص437)

دو سیر دے دیا تو یہ درست نہیں کہ صریح دھوکا ہے۔

سوال: پانچ گوالوں سے تنخواہ اس طرح طے کی جاتی ہے کہ چودہ ہزار روپے ماہانہ اور روز کا ایک کلو دودھ، اس طرح تنخواہ طے کرنا کیسا؟

جواب: گوالوں کا طے شدہ تنخواہ کے ساتھ دودھ لینا اور دینے والے کا دینا جائز ہے۔

سوال: بعض گوالے دودھ دوہتے ہوئے احتیاط سے کام نہیں لیتے جس سے گوبر اور پیشاب وغیرہ بالٹی میں آرہا ہوتا ہے، ایسے گوالوں کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: گوالوں کو خوفِ خدا ہونا چاہیے کہ انہیں امین بنایا گیا ہے، بلکہ ایسے گوالوں کا اپنے کام کی اُجرت لینا بھی ناجائز ہے۔ لہٰذا مالکان کو چاہیے کہ گوالوں کی وقتاً فوقتاً تربیت کرتے رہیں۔ رہی بات دودھ کی تو جب تک نجاست ملے ہونے کا مکمل یقین نہ ہو جائے تب تک شک کی بنیاد پر دودھ کے ناپاک ہونے کا حکم نہیں لگایا جاسکتا۔

سوال: جانوروں کو اِنجیکشن لگوا کر دودھ زیادہ لینا کیسا حالانکہ حکومت نے اس پر سختی سے پابندی لگائی ہے؟

جواب: شرعی طور پر دودھ یوں بیچنا اور گاہک کا لینا درست ہے کیونکہ خریدار کو بھی پتا ہوتا ہے کہ دودھ میں اس طرح کا معاملہ بھی کیا جاتا ہے۔ باقی جس چیز سے قانون روکتا ہے، اُس چیز سے شریعت بھی منع کرتی ہے کہ وہ کام نہ کرے۔ مزید یہ کہ اس اِنجیکشن سے جانور پر بھی منفی اثرات پڑتے ہیں، اس لئے اس اِنجیکشن سے بچنا ہی بہتر ہے۔[1]

مدنی مذاکروں سے ماخوذ مدنی پھول

❀ جانور رکھنے کے لیے نرم زمین ہونی چاہئے، بڑے شہروں میں نرم زمین نہ ہو تو جس

(1)...مدنی چینل: سلسلہ احکامِ تجارت، قسط: 276، 277، 278 ملخصاً

www.dawateislami.net

جگہ جانور رکھنا ہو وہاں "بھالوریت (بَھل مٹی)" بچھالی جائے۔

❁ بچوں کو جانوروں کے ساتھ حُسنِ سُلوک کا ذہن دینا چاہیے۔[1]

❁ مَظلوم جانوروں کی بددُعا قبول ہوتی ہے، جس نے آج تک جانوروں پر کسی قسم کا بھی ظلم کیا ہو وہ سب توبہ کریں۔[2]

❁ اگر کہیں جانوروں کو آپس میں لڑتے دیکھیں تو ممکن ہو تو اچھے انداز سے دونوں کو جدا کر دیجئے۔[3]

❁ جانور کو برتن یا کُھرلی (جانوروں کو چارہ کھلانے یا دانہ پانی کی جگہ) میں چارہ دینا چاہیے، زمین پر ڈالنے سے نَجَس (ناپاک) ہو جانے کا اندیشہ ہے، جس سے جانور بیمار ہو سکتا ہے۔

❁ جس نے جانور پالنا ہو تو اسے اس کے متعلق علمِ دِین سیکھنا فرض ہے۔[4]

❁ بعض لوگ جانور، پرندے اور مچھلیاں پالتے ہیں مگر انہیں (ضرورت کے حساب سے) پورا نہیں کِھلاتے، انہیں اللہ پاک سے ڈرنا چاہیے۔[5]

❁ جانوروں کا نام رکھنا سُنّت سے ثابت ہے۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مبارک اونٹنی کا نام "قَصْواء"، حِمار (گدھے) شریف کا نام "یَعفُور"، خچّر مبارک کا نام "دُلدُل" تھا۔[6] (امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ بھی جانوروں کے نام رکھنے کی سنّت پر عمل کرتے ہوئے اپنے قربانی کے جانوروں کے نام رکھتے ہیں۔)

---

(1)...مدنی مذاکرہ، 30 ذیقعدۃ الحرام 1435ھ، بمطابق 25 ستمبر 2014ء

(2)...مدنی مذاکرہ، 11 ذوالحجۃ الحرام 1435ھ، بمطابق 7 اکتوبر 2014ء

(3)...مدنی مذاکرہ، 15 رمضان 1436ھ، بمطابق 2 جولائی 2015ء

(4)...مدنی مذاکرہ 10 ذوالحجۃ الحرام 1436ھ، بمطابق 25 ستمبر 2015ء

(5)...مدنی مذاکرہ، 10 جمادی الاولیٰ 1439ھ، بمطابق 27 جنوری 2018ء

(6)...مدنی مذاکرہ، 5 ذوالحجۃ الحرام 1436ھ، بمطابق 19 ستمبر 2015ء

جانور کو پانی پلانا باعثِ ثواب ہے

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: میں اپنے حوض سے پانی نکالتا ہوں یہاں تک کہ جب میں اپنے اونٹ کے لئے پانی بھر لیتا ہوں تو کسی اور کا اونٹ بھی میرے پاس آجاتا ہے تو میں اس کو بھی پلا دیتا ہوں۔ کیا اس میں میرے لئے ثواب ہے؟ فرمایا: ہر پیاسے جگر والے کے ساتھ بھلائی کرنے میں اجر ہے۔

(مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاص، 3/692، حدیث:7274)

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net